

حضرت مولانا الحاج عبدالقیوم مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد اسحاق

ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان

مجاہد ختم نبوت، ادارہ تالیفات اشرفیہ (ملتان) کے بانی، والد گرامی حضرت مولانا الحاج عبدالقیوم مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ ماشاء اللہ! عرصہ دراز سے مدینہ منورہ میں مقیم تھے، دو ماہ قبل ۲۶ دسمبر ۲۰۱۹ء مطابق ۲۸ ربیع الثانی ۱۴۴۱ھ بروز جمعرات بوقت چاشت انتقال فرما گئے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔

والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے چند مبارک نقوش

مدینہ منورہ سے عشق و محبت

والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کا مدینہ منورہ سے عشق و محبت کا عجیب حال تھا، ہم نے اپنے بچپن میں دیکھا کہ وہ کسبِ معاش کے کاموں میں مصروفیت کے باوجود حضرت جامی رحمۃ اللہ علیہ کے عاشقانہ اشعار عجیب ترنم اور ردھم میں پڑھتے تھے کہ سننے والے بھی چند لمحوں کے لیے اسی کیفیت میں ڈوب جاتے:

زِ مہجوری برآمد جان عالم ترجم یا نبی اللہ! ترجم
”آپ کے فراق سے کائنات کا ذرہ ذرہ جان بلب ہے اور دم توڑ رہا ہے۔ اے رسول
خدا! نگاہِ کرم فرمائیے، اے خاتم المرسلین! رحم فرمائیے۔“

نہ آخر رحمۃ للعالمین زِ محروماں چرا غافل نشینی
”آپ یقیناً رحمۃ للعالمین ہیں، ہم حراماں نصیبوں سے آپ کیسے تغافل فرما سکتے ہیں؟!“

فرماتے تھے کہ: میں جب پہلی مرتبہ مدینہ منورہ آیا تو میرے دل میں یہ جذبہ تھا کہ اللہ پاک مجھے اس مبارک زمین کے لیے قبول فرمائیں، چاہے مجھے مدینہ منورہ کے باہر کسی کوڑا کرکٹ کی جگہ پر ہی

جس آدمی نے مخلوق سے کچھ مانگا وہ خالق کے دروازے سے اندھا ہے۔ (حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ)

رہنا پڑے۔ مدینہ منورہ ہجرت کے بعد وہاں قیام کے لیے مجاہدہ کی حد تک محنت کی، تاکہ اللہ پاک یہاں کا قیام آسان فرمادیں۔ اپنے بیٹوں اور پوتوں کو وہاں کے قیام اور سکونت کی نہ صرف ترغیب دیتے، بلکہ انہیں ہر قسم کے تعاون کے ساتھ مدینہ منورہ کے قیام پر ثابت قدم رکھتے۔ مدینہ منورہ کے ادب کا یہ حال تھا کہ اگر کوئی چیز گم ہو جاتی تو فرماتے: کسی کو پسند آگئی ہوگی۔ چوری کا لفظ ادب کے طور پر استعمال نہ فرماتے۔ فرماتے کہ: اگر کوئی مجھے جنت البقیع میں ایک قبر کی جگہ کے بدلے بہت بڑا شاہی محل بھی دے دے تو میں کبھی قبول نہ کروں۔ حدیث شریف میں جبل اُحد کی فضیلت وارد ہے کہ: ”یہ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔“ والد گرامی رحمہ اللہ کی جب بھی جبل اُحد پر نظر پڑتی تو خوشی اور محبت سے چیخ نکال جاتی اور وہ ہم سب کو والہانہ انداز میں متوجہ کرتے کہ دیکھو! جبل اُحد کو دیکھو۔

آپ کے سامنے اگر کوئی اہل عرب کی مخالفت کی کوئی بات کرتا تو آپ جلال میں آ کر فرماتے کہ: اس مخالفت کی محنت کا رُخ یہودیوں کی طرف کرلو۔ ہم نے بارہا دیکھا کہ اگر کوئی آپ کے سامنے اہل عرب کے بارے میں کوئی کمزور بات کرتا تو آپ فوراً تنبیہ فرماتے کہ: اہل عرب وہ خوش نصیب لوگ ہیں جو اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے گھر کے لوگ ہیں، لہذا ان کے بارے میں گفتگو کرتے وقت ادب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ اللہ پاک نے آپ کو مدینہ منورہ کے قیام سے مشرف فرمایا اور ”گلدستہ تفاسیر“ (جلد ۷) اور ”دینی دسترخوان“ (جلد ۳) جیسی مقبول تالیفات کی توفیق سے نوازا۔ یہ دونوں کتب مدینہ منورہ کی مبارک فضاؤں میں مرتب فرمائیں۔ ”گلدستہ تفاسیر“ کی تالیف کے دوران متعدد مرتبہ خواب میں حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ اللہ پاک نے ”گلدستہ تفاسیر“ کو ایسی مقبولیت عطا فرمائی کہ عوام و خواص سب ہی اس عظیم مجموعہ تفسیر سے استفادہ کر رہے ہیں۔

ایک مرتبہ ایک صاحب نے والد گرامی رحمہ اللہ سے جنت البقیع میں تدفین کی مبارک آرزو کا اظہار کیا تو والد گرامی رحمہ اللہ نے فرمایا: تم اپنے چند بال اور ناخن وغیرہ مجھے دے دو، میں ان کو جنت البقیع میں دفن کر دوں گا۔ اس طرح تمہارے جسم کا کوئی حصہ تو جنت البقیع میں پہنچ جائے گا۔

صحبتِ صالح و خلافت

اللہ تعالیٰ نے والد گرامی رحمہ اللہ کو بچپن ہی سے اکابر و مشائخ کی خدمت و صحبت کا خاص ذوق عطا فرمایا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت سید نفیس شاہ صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں گئے تو دیکھا کہ ان کی کتابت اور تالیف وغیرہ کے کاغذات بکھرے پڑے تھے تو آپ نے جاتے ہی بلا تکلف ان کاغذوں کو درست کرنا شروع کر دیا۔ اللہ پاک نے جسمانی صحت کے اعتبار سے بھی خوب نوازا تھا، تو آپ کی یہی کوشش ہوتی کہ جس بزرگ کی خدمت میں جاتے تو نہایت ذوق و شوق سے بلا تکلف جسمانی خدمت سے بھی گریز نہ فرماتے۔ اللہ پاک نے آپ کو جن اکابر و مشائخ کی خدمت و صحبت سے نوازا، ان میں ایک ہستی حضرت

جو آدمی اپنے نفس کو درست کرنا چاہے اسے لازم ہے کہ اسے سکوت اور حسن ادب کی لگام دے۔ (حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ)

اقدس مولانا عبدالغفور نقشبندی مہاجر مدنی رحمہ اللہ کی بھی ہے۔ حضرت مولانا عبدالغفور نقشبندی والد گرامی رحمہ اللہ کی خدمت سے ایسے فرحان و شاداں تھے کہ اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل جب والد گرامی کچھ دنوں کے لیے پاکستان آنے لگے تو والد گرامی کو مخاطب کر کے فرمایا: عبدالقیوم! بہت سے لوگوں نے میری خدمت کی ہے، لیکن ہم تمہاری خدمت کو نہیں بھولیں گے، ہم تمہیں اپنی دُعاؤں میں جگیا و مہینا یاد رکھیں گے۔ حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہ کے سلسلہ چشتیہ کے جن بزرگوں سے والد گرامی رحمہ اللہ کو اجازت و خلافت حاصل ہوئی، ان کے اسماء یہ ہیں:

۱:- حضرت مولانا سید قمر الزمان صاحب اللہ آبادی مدظلہم ۲:- حضرت اقدس نواب عشرت علی خان قیصر رحمہ اللہ ۳:- حضرت ڈاکٹر عبدالواحد صاحب رحمہ اللہ۔

حضرت اقدس پیر فضل علی قریشی نقشبندی قدس سرہ کے سلسلہ نقشبندیہ کے جن بزرگوں سے والد گرامی رحمہ اللہ کو اجازت و خلافت حاصل ہوئی، ان کے اسماء گرامی یہ ہیں:

۱:- حضرت مولانا لطف اللہ صاحب رحمہ اللہ (خلیفہ مولانا عبدالغفور عباسی نقشبندی مہاجر مدنی رحمہ اللہ)
۲:- حضرت حاجی محمد حسین صاحب رحمہ اللہ (کمرے والے) خلیفہ حضرت مولانا عبداللہ بھلوی رحمہ اللہ
۳:- حضرت ماسٹر اختر حسین صاحب رحمہ اللہ (خلیفہ حضرت حافظ محمد موسیٰ جلاپوری رحمہ اللہ)

والد گرامی رحمہ اللہ کو جن اکابر کی خاص خدمت و صحبت اور خصوصی تعلق نصیب ہوا، ان میں امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ، حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ، حضرت علامہ محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ، حضرت مولانا شاہ لطف اللہ عباسی رحمہ اللہ، شیخ القراء حضرت قاری رحیم بخش صاحب بانی پتی رحمہ اللہ جیسے حضرات شامل ہیں۔ امیر شریعت رحمہ اللہ سے خدمت و تعلق کا یہ حال تھا کہ والد گرامی رحمہ اللہ جب بھی امیر شریعت رحمہ اللہ کے ہاں حاضر ہوتے تو شاہ جی فرماتے: ہٹ جاؤ، اب میری خدمت کرنے والا آ گیا ہے۔ آخر عمر جب تک صحت نے اجازت دی آپ برابر اکابر و مشائخ کی صحبت و خدمت سے مشرف ہوتے رہے۔ اکابر میں سے کسی کی وفات پر از خود آگے بڑھ کر غسل اور کفن و دفن میں مجاہدانہ خدمات سرانجام دیتے اور پورے اعزاز و اکرام کے ساتھ اپنے ہاتھوں سے میت کو قبر میں اتارتے اور بعض دفعہ قبر میں بھی خود اتر کر لیٹ جاتے اور قبر کو اپنے کپڑوں سے صاف کرتے۔

والد گرامی رحمہ اللہ نے اپنی زندگی میں جن اکابر کی صحبتوں سے باطنی فیض حاصل کیا، حضرت اس دولت کو آگے بھی منتقل فرماتے رہے۔ حضرت والد گرامی رحمہ اللہ کی صحبت سے سینکڑوں لوگ مستفید ہوئے، اس کے علاوہ انہوں نے اپنی زندگی میں سولہ (۱۶) احباب کو اس سلسلہ کو چلانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

تالیفات نافعہ پر ایک نظر

۱:- گلدستہ تفاسیر (جلد ۷) ۲:- فوائد القرآن (جلد ۳) ۳:- دینی دسترخوان (جلد ۳)۔

۴:- ختم نبوت کی تاریخی دستاویز۔ ۵:- تعمیرِ انسانیت (جلد ۲)۔ ۶:- تحفہ حفاظ۔ ۷:- عام فہم تعلیمی درس قرآن۔ ۸:- حافظی قرآن مجید (دو ورثی)۔ ۹:- وصیت نامہ (فارم)۔ ۱۰:- گلدستہ احادیث۔ ۱۱:- اورادِ فضلیہ کی جدید ترتیب۔ ۱۲:- ختم نبوت کا مختصر تعارف (جیبی)۔ ۱۳:- تلخیص تجرید بخاری شریف (متدلاتِ حنفیہ)۔ ۱۴:- تحفہ نقشبندیہ۔

والد گرامی کا یہ بھی معمول تھا کہ کسی بزرگ کا نام سنتے تو سخت تاکید فرماتے کہ: ان کے نام کے ساتھ ”رحمۃ اللہ علیہ“ ضرور کہو، تمہاری ذرا سی زبان حرکت کرے گی اور اس کے حق میں دُعاے خیر ہو جائے گی۔ ”رحمۃ اللہ علیہ“ کے تکرار کا اس قدر غلبہ ہوتا کہ فرماتے کہ: میرے نام کے ساتھ ابھی سے ”رحمۃ اللہ علیہ“ کہنے کی عادت بنا لو۔ والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والدین کی جو خدمت کی، وہ خاندان بھر میں مثالی تھی۔ غالباً ۱۹۶۵ء میں خشکی کے راستہ سے خود حج کے لیے تشریف لے گئے، واپسی پر اپنی قیمتی جائیداد فروخت کر کے والدین کو حج کے لیے لے گئے، جب لوگوں نے جائیداد بیچنے پر اعتراض کیا کہ اتنی قیمتی جائیداد بیچ دی؟ تو فرمایا: میری اصل قیمتی جائیداد میرے والدین ہیں۔ اور قدم قدم پر مثالی خدمت بھی کی۔ اسی خدمت کا ثمرہ ہے کہ ماشاء اللہ! ۹ بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں جو سب کے سب حافظ و قاری ہیں اور دینی خدمات میں مصروف ہیں، اور الحمد للہ اس وقت اولادِ در و اولاد کی تعداد ۱۰۰ سے اوپر ہے۔

والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ ہجرتِ مدینہ منورہ سے قبل خاندانی معاملات میں بڑی محنت سے اپنا کردار ادا کرتے۔ ماشاء اللہ! طبیعت پر دین داری غالب تھی، اس لیے سب خاندان کے لوگ آپ کی بات کو تسلیم کرتے، اگرچہ ان کی طبیعت کے خلاف ہی کیوں نہ ہو، اس لیے کہ وہ جانتے اور مانتے تھے کہ یہ ہمارے خیر خواہ اور ہمدرد ہیں۔ مدینہ منورہ میں مقیم ہمارے بھائیوں کے معاملات میں بھی عجیب حکمت و فراست سے صلح اور باہمی رواداری کا درس دیتے۔ اور مدینہ منورہ میں مقیم ہمارے بھائی اور ہمشیرگان ہفتہ میں ایک مرتبہ حضرت والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں اجتماعی حاضری دیتے، تاکہ کسی کو کسی سے رنج و شکایت ہو تو اسی مجلس میں معاملہ درست کر لیا جائے۔ یہ آپ کی ایسی مبارک صفت تھی کہ آج بھی اہل خاندان آپ کو اس حوالہ سے خوب دُعائیں دیتے ہیں۔

آخری دنوں میں زبان پر آیت ”يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ“ جاری ہو گئی تھی اور بکثرت استغفار اور درود شریف کا معمول تھا۔

اللہ تعالیٰ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے اور اُن کے فیضِ باطنی کو عام کرنے کے لیے اُن کے خلفاء کرام کو خوب خوب دینی کام کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

